جنگلات میں آگ پھیلانے والے پرندے ''فائر ہاکس''

دنیا بھر میں ماحولیاتی تبدیلیوں کے باعث جنگلاتی آگ کے واقعات میں تیزی اور شدت آرہی ہے۔ کیا آپ جانتے ہیں کہ پرندوں کی کچھ انواع بھی جنگلوں میں آگ پھیلانے کا سبب بنتی ہیں۔ ان انواع کو فائر ہاکس کہا جاتا ہے۔ دنیا بھر میں بڑھتے گرم وخشک موسموں کے باعث جنگلاتی آگ کے واقعات میں تیزی آرہی ہے۔ یہ سطور لکھے جانے تک لاس اینجلس میں کچھ جگہوں پر از سرنو آگ بھڑک چکی ہے۔ ''کلائیمیٹ چینج انڈیکیٹر'' کے جاری کردہ اعداد وشمار کے مطابق ہر برس دنیا بھر میں تقریباً 70 ہزار جنگلاتی آگ کے واقعات رونما ہوتے ہیں۔ ان میں زیادہ تر واقعات میں آگ ماحولیاتی تبدیلیوں اور انسانی غیر ذمہ دارانہ سرگرمیوں کے باعث لگتی ہے۔ لیکن بہت سے واقعات میں پرندوں کی چند خاص انواع کا دخل بھی ہوتا ہے جنہیں ''فائر ہاکس'' کہا جاتا ہے۔ یہ پرندے درختوں کی جلی ہوئی لکڑیوں یا ٹہنیوں کو اپنی چونچ یا پنجوں سے پکڑ کر ایک سے دوسری جگہ منتقل کرتے ہیں اور اس طرح آگ پھیلتی ہے۔

فائر ہاکس آسٹریلیا میں پائی جانے والی پرندوں کی تین قدیم انواع کو کہا جاتا ہے جن میں بلیک کائٹ، وسلنگ کائٹ اور براؤن فیلکن شامل ہیں۔ ہزاروں سالوں سے آسٹریلیا کے قدیم باشندے ان پرندوں کی کہانیاں سناتے آئے ہیں۔ روایات کے مطابق زمانہ قدیم میں انہی پرندوں کو دیکھ کر انسان نے شکار کے لیے آگ کا استعمال سیکھا تھا۔ 2017 میں جرنل آف ایتھنو بائیولوجی میں ایک مقالہ شائع ہوا تھا جسے فائر ہاکس پر پہلی مستند تحقیق کہا جاتا ہے۔

لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا فائر ہاکس جان بوجھ کر آگ لگاتے ہیں؟

محققین کے مطابق بہت سے پرندے آگ سے متعلق غیر معمولی معلومات رکھتے ہیں۔ جب وہ کہیں سے دھواں اٹھتے دیکھتے ہیں تو فوراً وہاں پہنچ جاتے ہیں۔ یہ اپنی چونچوں میں جلی ہوئی ٹہنیاں اٹھا کر دوسرے مقامات تک لے جاتے اور از خود آگ لگاتے ہیں۔ ڈاکٹر بونتا اپنی تحقیق میں لکھتے ہیں کہ یہ پرندے خصوصاً ''بلیک کائٹس'' غیر معمولی ذہین ہوتے ہیں۔ یہ کسی جگہ آگ لگاتے ہیں اور پھر قریب بیٹھ کر انتظار کرتے ہیں۔ جیسے ہی کیڑے مکوڑے اور حشرات آگ کی تپش سے پریشان ہو کر زمین سے باہر آتے ہیں یہ انہیں شکار کر لیتے ہیں۔ ڈاکٹر بونتا مزید بتاتے ہیں کہ آسٹریلوی مقامی افراد کے مطابق بلیک کائٹس اکثر اسکولوں اور پکنک پوائنٹ پر بھی نظر آتے ہیں۔ یہ تاک میں بیٹھے رہتے ہیں اور جیسے ہی انھیں موقع ملتا ہے یہ کھانے کی اشیاء چھین کر لے جاتے ہیں۔

2015 میں کیے گئے ایک جائزے کے مطابق دنیا بھر میں ہر سال لگنے والی جنگلاتی آگ کے باعث 75 فیصد تک ٹراپیکل سوانا فاریسٹ جل چکے ہیں۔ یہ دنیا بھر میں ایک سال میں جلنے والی کل بایوماس کا نصف ہے۔ ان اعداد وشمار سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ جنگلاتی آگ بڑے پیمانے پر ماحولیاتی تبدیلیوں کا سبب بن رہی ہے۔ آسٹریلیا میں 1997 سے 2011 تک تقریباً 18 فیصد جنگلات جل چکے تھے۔ جبکہ 2019 میں لگنے والی تباہ کن آگ سے 19 ملین ہیکٹر رقبے پر جنگلات جل کر خاکستر ہوئے اور تقریباً 1 ارب 25 کروڑ جنگلی جانور ہلاک ہوگئے تھے۔

آسٹریلیا کے جنگلات میں آگ عموماً شدید گرم وخشک موسم میں لگتی ہے۔مگر بڑی تعداد میں مقامی افراد سے یہ شواہد بھی ملے ہیں کہ جنگل میں محدود جگہ پر آگ فائر ہاکس نے لگائی جو بعد ازاں پھیلتی گئی۔اسٹیفن پائن کی تحقیق کے مطابق فائر ہاکس ایشیا، افریقہ اور یورپ میں بھی پائے جاتے ہیں۔ان میں خاص طور پر بلیک کائٹس اور کئی آسٹریلوی پرندوں کی انواع ہجرت کر کے دیگر براعظموں تک پھیل چکی ہیں۔ان کے مطابق ایسے کچھ شواہد بھی ملے ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ٹیکساس اور فلوریڈا میں بھی کئی جگہ جنگل میں آگ فائر ہاکس کے باعث لگی۔اس کے ساتھ ہی وہ کہتے ہیں کہ فائر ہاکس سے جنگلاتی آگ کے واقعات بہت زیادہ رونما نہیں ہوتے کیونکہ پرندے عموماً جھنڈ کی صورت میں سفر کرتے ہیں جن میں بہت کم پرندوں کو آگ کی مدد سے شکار کی معلومات ہوتی ہیں۔

یہ پرندے ایسا کیوں کرتے ہیں؟اسٹیفن پائن کے مطابق پرندوں میں اس طرح کے رویے نئے یا انوکھے نہیں ہیں۔ہر جاندار کی طرح پرندے بھی اپنے شکار سے متعلق معلومات رکھتے ہیں۔انہیں علم ہوتا ہے کہ آگ کی تپش سے کیڑے اور حشرات باہر آئیں گے۔اس لیے انہیں جہاں آگ ملتی ہے وہ اسے اٹھا کر گھنے جنگل میں ڈال دیتے ہیں جہاں کیڑے مکوڑوں کی بہتات ہوتی ہے۔اس طرح انھیں باآسانی شکار مل جاتا ہے مگر بعض اوقات آگ جنگل میں پھیلتی چلی جاتی ہے۔

اس حوالے سے محققین کہتے ہیں کہ 2016ء میں پرندوں کے نظام اعصاب پر کی گئی ایک تحقیق سے معلوم ہوا تھا کہ پرندوں کے نیورون دیگر حیوانات سے مختلف ہوتے ہیں۔وہ ہماری سوچ سے کہیں زیادہ ذہین ہوتے ہیں اور ان کی مسائل حل کرنے کی صلاحیت غیر معمولی ہوتی ہے۔وہ کہتے ہیں کہ اس حوالے سے مزید تحقیق ابھی جاری ہے جس سے پرندوں کے اعصاب اور ذہانت کو سمجھنے میں مدد ملے گی۔ان کے مطابق عین ممکن ہے اس کہ مستقبل میں فائر ہاکس کے باعث لگنے والی جنگلاتی آگ کو روکنے میں بھی مدد مل سکے۔